اِسلامی آدابِ معاشرت

صحیح احادیث کی روشنی میں

الدین
النصیحة

© مكتبة دارالسلام ١٤٢٧ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
يوسف، حافظ صلاح الدين
الاداب الاسلامي في المجتمع باللغة الاردية. / حافظ صلاح الدين يوسف- الرياض، ١٤٢٧هـ
ص: ٢٥٨ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ١-٩-٩٨٠٣-٩٩٦٠
١-الاداب الاسلامية ٢- الاخلاق الاسلامية أ-العنوان
ديوي ٢١٢ ١٤٢٧/٥٦١٤
رقم الإيداع: ١٤٢٧/٥٦١٤
ردمك: ١-٩-٩٨٠٣-٩٩٦٠

جملہ حقوقِ اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com
Website: www.darussalam.com

● طریق مکہ۔العلیا۔الریاض فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 ● الملز۔الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221
● سویلم فون: 00966 1 2860422 ● جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270
● مدینہ منورہ موبائل: 00966 503417155 فیکس: 8151121 ● خمیس مشیط فون: 00966 7 2207055 موبائل: 0500710328
● الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 8691551 ● ینبع البحر موبائل: 0500887341

شارجہ فون: 00971 6 5632623 **امریکہ** ❶ ہوسٹن فون: 001 713 7220419
لندن فون: 0044 208 539 4885 ❷ نیویارک فون: 001 718 6255925

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

❶ 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081 فیکس: 7354072
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com
❷ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ❸ موُن مارکیٹ اقبال ٹاؤن۔لاہور فون: 7846714

کراچی شوروم Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ کراچی
فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937 Email: darussalamkhi@darussalampk.com

اسلام آباد شوروم F-8 مرکز، اسلام آباد فون: 051-2500237

اسلامی آداب معاشرت

صحیح احادیث کی روشنی میں

تحقیق و تخریج سے مزین ایڈیشن

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

دار السلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

جملہ حقوقِ اشاعت برائے دارالسّلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز محفوظ ہیں۔
یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارے کی پیشگی اور تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔ نیز اس کتاب سے مدد لے کر سمعی و بصری کیسٹس اور سی ڈیز وغیرہ کی تیاری بھی غیر قانونی ہوگی۔

نام کتاب : اسلامی آدابِ معاشرت

مصنّف : حافظ صلاحُ الدین یوسُف

منتظمِ اعلیٰ : عبدالمالک مُجاہد

مجلس انتظامیہ : حافظ عبدالعظیم اسد (مینجر دارالسلام لاہور) مُحمّد طارق شاھد

مجلسِ مشاورت : حافظ صلاح الدین یُوسف ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر پروفیسر محمد یحییٰ مولانا محمد عبدالجبار

ڈیزائننگ اینڈ السٹریشن : زاھد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

خطّاطی : اِکرام الحق

اشاعت اوّل: 2007

مضامین

- عرض ناشر 14
- حرف اول 16
- عرض مؤلف 20

باب : 1

اسلامی آداب

- حدیث: 1 فہم دین، سب سے بڑی نعمت 23
- حدیث: 2 دین، ایک جذبۂ خیرسگالی 25
- حدیث: 3 پیغام اخوت 28
- حدیث: 4 اسلامی بھائی چارہ اور اس کے تقاضے 30
- حدیث: 5 اسلامی رویہ 32
- حدیث: 6 حسن اسلام کی دلیل 34
- حدیث: 7 امانت کی اہمیت اور اس کا مفہوم 35
- حدیث: 8 باہم گالی گلوچ اور لڑائی کا گناہ 38

باب : 2

اخلاق حسنہ

حدیث: 9 حسن اخلاق کی فضیلت و اہمیت 41
حدیث: 10 با اخلاق انسان کا مقام و مرتبہ 43
حدیث: 11 اللہ کا محبوب بندہ 45
حدیث: 12 اخلاق حسنہ کی اہمیت 47
حدیث: 13 ایذا رسانی سے مکمل اجتناب 49
حدیث: 14 احسان مندی کا تقاضا 51

باب : 3

حسن معاشرت

حدیث: 15 خدمت خلق 55
حدیث: 16 بہترین دوست اور ساتھی 58
حدیث: 17 دوست کس کو بنائیں؟ 59
حدیث: 18 دوستی کا معیار 61
حدیث: 19 بہترین پڑوسی 63
حدیث: 20 تحائف کا تبادلہ، ذریعہ محبت 65
حدیث: 21 مخلوق پر رحم کرنے کی فضیلت 68
حدیث: 22 رحمت الٰہی کا مستحق کون؟ 70

- حدیث: 23 چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت 72
- حدیث: 24 تیمارداری کی فضیلت 74
- حدیث: 25 زمین کا حق 76
- حدیث: 26 راستے کا حق 77
- حدیث: 27 والدین کی رضامندی 79
- حدیث: 28 ملعون شخص 81
- حدیث: 29 باہم ناراضی کی حد 83
- حدیث: 30 قطع تعلقی کی حد 85
- حدیث: 31 وعدے کی پاسداری 86
- حدیث: 32 دہشت زدہ کرنے کی ممانعت 88
- حدیث: 33 اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ جگہ 90
- حدیث: 34 جماعت کی اہمیت 92
- حدیث: 35 برائی کے روکنے کا حکم 94
- حدیث: 36 مظلوم کی بددعا 96
- حدیث: 37 کوئی مرض لاعلاج نہیں 98

باب:4

مومنوں کی صفات

- حدیث: 38 مومن، مومن کا آئینہ 101
- حدیث: 39 حیا، مومن کا امتیازی وصف 103
- حدیث: 40 مومن کی خوبی 105

حدیث: 41	اکرام ضیف، ایمان کی علامت	107
حدیث: 42	ایمان پر ثابت قدمی	109
حدیث: 43	طاقتور اور کمزور مومن	110
حدیث: 44	اہل ایمان کا باہم تعلق	112
حدیث: 45	مومن کی مثال	114

باب : 5

خشیت الٰہی اور اتباع رسول

حدیث: 46	تقویٰ کی حقیقت	117
حدیث: 47	بہترین ذکر	119
حدیث: 48	کلمۂ توحید کے تقاضے اور اس کے ثمرات	122
حدیث: 49	سلامتی دینے والا کون؟	124
حدیث: 50	حقیقی محافظ کون؟	126
حدیث: 51	اللہ پر بھروسا	128
حدیث: 52	قسم صرف اللہ تعالیٰ کی	130
حدیث: 53	برکت اور مغفرت کی دعا	131
حدیث: 54	بلندیٔ درجات کے حصول کا طریقہ	132
حدیث: 55	جنت کی بشارت	135
حدیث: 56	جنت میں نبی ﷺ کی معیت	138
حدیث: 57	شیاطین سے بچاؤ	140
حدیث: 58	ہر تکلیف سے بچاؤ	141

باب : 6

فضیلت قرآن

- حدیث: 59 علم کی فضیلت 143
- حدیث: 60 بہترین لوگ 147
- حدیث: 61 خوبصورت آواز میں تلاوت کا حکم 149
- حدیث: 62 سورۂ اخلاص کی فضیلت 151

باب : 7

فضائل اعمال

- حدیث: 63 افضل ترین عمل 155
- حدیث: 64 نیک بخت لوگ کون؟ 157
- حدیث: 65 نماز، جنت کی کنجی 159
- حدیث: 66 نماز، روشنی کا منبع 161
- حدیث: 67 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے استعمال میں اعتدال کی ضرورت واہمیت 163
- حدیث: 68 مخلوق کی فرمانبرداری کی حد 165
- حدیث: 69 وعظ ونصیحت میں حکیمانہ اسلوب 168
- حدیث: 70 خودداری کا تقاضا 170
- حدیث: 71 تنگ دستوں پر آسانی کرنے کا صلہ 171
- حدیث: 72 عوامی بہبود کے کاموں کی اہمیت 173

حدیث: 73 صدقے کی برکات 175
حدیث: 74 تھوڑی چیز کا بھی صدقہ ہوسکتا ہے 176
حدیث: 75 توبہ کی فضیلت واہمیت 177
حدیث: 76 صبر مینارۂ نور 179
حدیث: 77 عبادت میں مستقل مزاجی کی اہمیت 181
حدیث: 78 اذان کے جواب کی فضیلت 183
حدیث: 79 مسجد میں داخل ہونے کی دعا 185
حدیث: 80 مسجد سے نکلتے وقت کی دعا 186

باب : 8

اعمال بد سے اجتناب

حدیث: 81 دورُخا پن، ایک جرم 189
حدیث: 82 زمانے کو گالی دینے کی ممانعت 190
حدیث: 83 مرغ کو گالی نہ دو 192
حدیث: 84 غیر اللہ سے مانگنے کی ممانعت 194
حدیث: 85 رحمت الٰہی سے محرومی 198
حدیث: 86 کافرانہ فعل 199
حدیث: 87 تکبر کی حقیقت 201
حدیث: 88 دھوکا بازی کی ممانعت 203
حدیث: 89 پانچ بری عادات 205

باب : 9

برے اور بھلے کی پہچان

- حدیث: 90 سچائی...... جنت کا راستہ 209
- حدیث: 91 سچائی کی فضیلت 211
- حدیث: 92 نیکی کا انجام 212
- حدیث: 93 بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کا اجر .... 213.
- حدیث: 94 احسان کی تاکید اور اس کا مفہوم 214
- حدیث: 95 قریب المرگ شخص کو "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرنا 216
- حدیث: 96 قطع رحمی گناہ 218
- حدیث: 97 چغل خور کے لیے شدید وعید 220

باب:10

حسن نفاست

- حدیث: 98 پاکیزگی، نصف ایمان ہے 223
- حدیث: 99 حسن وجمال کی اہمیت اور اس کا مطلب 225
- حدیث: 100 بالوں کی صفائی کا حکم 226
- حدیث: 101 مسواک، رضائے الٰہی کا ذریعہ 228
- حدیث: 102 ناپاکی سے بچنے کی تاکید 230
- حدیث: 103 قضائے حاجت کی دعا 232

باب: 11

آدابِ گفتگو

- حدیث: 104 اچھی بات بھی صدقہ ہے 235
- حدیث: 105 مسکرا کے بات کرنا بھی صدقہ ہے 237
- حدیث: 106 نرمی شخصیت کا حسن ہے 238
- حدیث: 107 غصے کی ممانعت 240

باب: 12

آداب طعام وقیام

- حدیث: 108 کھانے کے آداب 245
- حدیث: 109 دائیں ہاتھ سے کھاؤ پیو 247
- حدیث: 110 ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت 249
- حدیث: 111 حصول برکت کا بہترین نسخہ 251
- حدیث: 112 کھانے کی صحیح اور جامع دعا 253
- حدیث: 113 چھینک آئے تو 254
- حدیث: 114 سونے کے آداب 256
- حدیث: 115 سوکر اٹھنے کے بعد 258

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا خوب مہربان ہے

عرضِ ناشر

دورِ حاضر کے مسلمان جس پستی، درماندگی اور ذلت و اِدبار میں مبتلا ہیں اسے دیکھ کر دل دُکھتا ہے اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ مسلمانوں کی دلدوز مصیبتوں کے خاتمے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انھیں جھنجوڑا جائے، غفلت کی نیند سے جگایا جائے اور صاف صاف بتادیا جائے کہ تم جن مصیبتوں کے غار میں گر گئے ہو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم مغربی تہذیب کی جھوٹی چمک دمک کے متوالے بن گئے ہو اور اس قادرِ مطلق سے غافل ہو گئے ہو جس نے صحرائے عرب کے ان پڑھ بادیہ نشینوں کو پستی اور درماندگی سے نکال کر بحروبر کا حکمران بنادیا تھا۔ یہ معجزہ کس طرح رونما ہوا تھا؟ صرف ذاتِ عالی پر پکے ایمان اور اسوۂ حسنہ پر مخلصانہ عمل کی بدولت!

قرآنِ کریم کا ابدی نور آج بھی چمک رہا ہے اور سیرتِ رسول اللہ ﷺ کی دائمی قندیل آج بھی روشن ہے۔ جونہی ہمارے قدم جادۂ مغرب سے ہٹ کر قرآن وسنت کی درخشاں تعلیمات کی راہ پر گامزن ہوں گے، ہماری تقدیر کے کواڑ کھل جائیں گے اور ان تمام مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا جنھوں نے آج ہمیں نڈھال کر رکھا ہے۔

اسلام نے مسلمانوں کی فلاح کے لیے جو دستورِ حیات پیش کیا ہے، شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ وہ دستورِ زندگی سادہ اور سلیس اسلوب میں پیش کیا جائے تاکہ اسے ایک معمولی پڑھا لکھا مسلمان بھی آسانی سے پڑھ لے اور سچے دل سے دینی تعلیمات پر عمل کر کے انعامات ربانی کا مستحق بن جائے۔ زیرِ نظر کتاب ''اسلامی آدابِ معاشرت'' اسی ضرورت کا جامع جواب ہے۔ جسے مستند عالم دین حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے بڑی محنت سے

عرضِ ناشر

مرتب فرمایا تھا۔ انھوں نے اس مختصر کتاب میں مستند احادیث سے اللہ رب العزت پر پکے ایمان اور رسول مقبول ﷺ کی سیرت اطہر کی پیروی کے وہ تمام اصول چن چن کر یک جا کر دیے ہیں جن کی ہر مسلمان کو فوری اور اشد ضرورت ہے۔

اس کتاب کے بارہ ابواب ہیں۔ زمانے اور زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے لیے اس کتاب میں رہبری کی روشنی موجود نہ ہو۔ موصوف نے ابتدا ہی میں خشیت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ کا درس دے کر وہ بنیادی سبق بہت آسان اور دلنشین اسلوب میں سمجھایا ہے جس کے بغیر ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

دیگر ابواب میں فضیلت قرآن، حسن معاشرت، اخلاق حسنہ، صفات المومنین، فضائل اعمال، بُرے افعال و اعمال سے اجتناب اور نیکی و بدی میں امتیاز کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حسن عمل کی تعلیم اور ترغیب بہ تمام و کمال آگئی ہے۔ فی الجملہ یہ کتاب مستند احادیث کی روشنی میں صحیح اسلامی زندگی کی جامع دستاویز ہے۔

اللہ کرے یہ کتاب برگ و بار لائے اور ہر مسلمان اسوۂ حسنہ کا سچا پیروکار بن جائے۔ کتاب کی حروف خوانی، تصحیح کے کام میں مولانا محمد عثمان منیب، مولانا منیر احمد رسولپوری، مولانا محمد فاروق اور جناب احمد کامران کی مشترکہ مساعیٔ جمیلہ شامل ہیں۔ آخر میں دارالسلام ریاض کے مرکز علمی کے فضلاء قاری محمد اقبال اور شکیل احمد سلفی نے بھی کئی جگہ مناسب اصلاح کر کے کتاب کو مزید اعتبار و وقار بخشا ہے۔ اس کے فنی مراحل ڈیزائننگ اور کمپوزنگ وغیرہ میں جناب زاہد سلیم چودھری، محمد عامر رضوان، ہارون الرشید اور ابومصعب نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

خادمِ کتاب وسنت
عبدالمالک مجاہد
مدیر دارالسلام، ریاض، لاہور

رجب 1427ء اگست 2006

حرفِ اول

دین وشریعت، عقائد وعبادات کے ایک مخصوص نظام اور وضع کا نام ہے۔ اسلامی عقائد کا سب سے قوی اور مضبوط مظہر اس کی معاشرت میں کارفرما ہوتا ہے۔ یہ معاشرت اور اس کے اوضاع و اطوار جس قدر اپنے عقائد کے عکاس اور ترجمان ہوں گے ان میں اسی قدر سنجیدگی، پختگی اور سیرت سازی کا ساز وسامان موجود ہو گا۔ اسلام سے قبل نجد وحجاز کے علاقوں میں ایک کافرانہ اور مشرکانہ معاشرت تھی۔ اس معاشرت کے سارے کوائف جاہلیت کے رسوم و رواج سے وابستہ تھے، مگر یہ عقیدۂ توحید کا فیضان تھا کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے تئیس سال کے مختصر ترین عرصے میں انتہائی قلیل وسائل کے ساتھ ایک عظیم معاشرتی انقلاب برپا کر دیا۔ یہ معاشرتی انقلاب سرتاپا اسلامی عقائد اور اس کی بنا پر اٹھنے والی تہذیب وثقافت سے ہم آہنگ تھا۔ کوئی بھی نظامِ عقائد جب تک ایک مخصوص ثقافت پیدا نہ کرے، وہ مردہ ہو جاتا ہے۔ ثقافتی اقدار و روایات ایک تمدن اور معاشرت کی تشکیل کرتی ہیں اور یہی معاشرت کسی تصورِ زندگی کے حسن و قبح کا فیصلہ کرتی ہے۔

چودہ صدیاں گزرنے کے بعد اسلامی معاشرے اور معاشرت کی وہ شکل باقی نہیں رہی جس کا مطالبہ کتاب وسنت یا سیرت کا تقاضا ہے۔ آج ہماری معاشرت مغربی تہذیب، یورپی ثقافت اور الحاد واباحیت کی دلدل میں پھنس چکی ہے۔ ایک عجیب تضاد ہمارے عقائد اور ہماری معاشرت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس تضاد نے دین کی ساری برکات اور شریعت کے تمام ثمرات سے ہمیں محروم کر رکھا ہے۔ عہدِ حاضر کا ذہنی انتشار اور قلبی اضطراب اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک ہم ایک مرتبہ پھر اپنی معاشرت کا رنگ ڈھنگ کوہِ فاران کی چوٹیوں سے بلند

ہونے والے پیغامِ الٰہی کی روشنی میں اختیار نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ﴿قُوٓا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا﴾ کی جو صدائے شفقت و نصیحت بلند کی گئی ہے' اس کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے خاندانی نظام کی بھرپور حفاظت کریں اور اسے اسلامی معاشرت کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔ یوں تو اس معاشرت میں ڈھلنے کی ہر ذی ہوش مسلمان کو ضرورت ہے مگر اپنی ترجیح اور اہمیت کے اعتبار سے اس اصلاح کا آغاز بچوں کی تعلیم و تربیت سے ہونا چاہیے۔ اگر کسی معاشرے کے بچوں میں اسلامی سیرت و کردار کے نقوش مرتب ہو جائیں تو اس معاشرے اور معاشرت کا مستقبل محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر نوخیز نسلوں کی ذہنی بیداری اور جذباتی نشوونما کو اسلامی سیرت کے خدوخال میں نہ ڈھالا جائے تو معاشرت مردہ اور معاشرہ بانجھ ہو جاتا ہے۔ اسی باعث تہذیب الاطفال یعنی بچوں کی کردار سازی کو خیر الاشغال (سب سے بہتر شغل) قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی معاشرت کا حقیقی نمونہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں پوشیدہ ہے۔ آپ ﷺ کی جامع سیرت اور پختہ کردار کو احادیث اور سیرت کی کتابوں میں اس کی تمام تر تفاصیل کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید جس نوعیت کے معاشرے کا مطالبہ کرتا ہے وہ نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں اپنی مکمل اور جامع شکل میں قائم فرمایا۔ اس معاشرت کا محور و مرکز مسجد کے ادارے کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ اس مسجد سے متعلقہ وظائف پر نگاہ ڈالی جائے تو عجیب اور حیرت انگیز مناظر سامنے آتے ہیں۔ یہ مسجد صدرِ اول میں اسلامی ریاست کا دارالخلافہ رہی۔ یہی مجاہدین کا جنرل ہیڈ کوارٹر بنی۔ یہیں سے اسلامی لشکروں اور ان کے کمانڈروں کو ہدایات ملتی تھیں۔ یہی مسجد اسلامی ریاست کا سول سیکرٹریٹ رہی۔ اس میں اس ریاست کے اموال و محاصل کے لیے بیت المال قائم کیا گیا۔ یہیں پر باہمی تنازعات اور مناقشات کے فیصلوں کے لیے عدالتیں لگتیں۔ اسی مسجد میں تعلیم و تزکیہ کا مقامی دارالعلوم قائم کیا گیا۔ اسی مسجد میں بیرونی علاقوں سے آنے والے غیر مسلم وفود کا استقبال کیا جاتا اور ان کے ساتھ مذاکرات ہوتے اور بالآخران سے معاہدات بھی یہیں ترتیب پاتے تھے۔ اِسی مسجد

میں مسلمانوں کی معاشرتی سرگرمیاں ترتیب دی جاتیں۔ خوشی اور غم کی تقریبات کا مسنون اسلوب اسی صحنِ مسجد سے متعلق ہوتا۔ اسلامی معاشرت کی پائیدار بنا نکاح سے قائم ہوتی ہے۔ اور نکاح کی تقریبات مسجد ہی میں ادا کی جاتی تھیں۔ الغرض اسلامی معاشرے اور معاشرت کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جس کا تعلق مسجد سے قائم نہ ہو۔ یہی باعث ہے کہ مسجد میں تشکیل پانے والے اعمال اور روایات میں حسنات و برکات کا ایک جہان آباد ہوتا تھا، مگر جوں جوں ہماری معاشرت کے رشتے مسجد سے منقطع ہونے شروع ہوئے، ہماری معاشرت بے روح اور طرح طرح کی کثافتوں سے آلودہ ہوتی چلی گئی اور اب ہماری معاشرت کا مجموعی تأثر اقبال رحمہ اللہ کی زبان میں یوں ترتیب پایا ہے۔ ع

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

گزشتہ کئی صدیوں سے اس امر کی کوشش کی گئی ہے اور اس مقصد کے لیے بہت سی تحریکات بھی اٹھائی گئی ہیں کہ اسلامی معاشرت کے احیا کی شکلیں پیدا کی جائیں، مگر بہ استثنائے چند اس باب میں زیادہ تر کوششیں ناکام ٹھہری ہیں۔ اسلامی معاشرت کے قیام کی یہ کوششیں ناکام یا ادھوری کیوں رہتی ہیں؟ اس کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہماری کوششوں کا رخ سُنَّت کے مطلوبہ منہج سے دور ہے۔

''دارالسلام'' نے امت کی اس اہم ترین دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسلامی معاشرت کے خدوخال کو احادیثِ نبویہ کی روشنی میں جاننے اور متعارف کرانے کی یہ علمی کوشش کی ہے۔ اس کتاب میں یہ حکمتِ کار ملحوظ رکھی گئی ہے کہ اسلامی معاشرت کے آداب و اطوار کو احادیث کے ذخیرے سے اخذ کر کے مختلف ابواب اور عنوانات کے تحت جمع کر دیا جائے۔ مقامِ مسرت ہے کہ یہ عظیم دعوتی کام معروف دینی سکالر اور ''تفسیر احسن البیان'' کے مؤلف ''حافظ صلاح الدین یوسف'' نے بہت پختہ شعور کے ساتھ انجام دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے اسلامی معاشرت کے بارہ مختلف عنوانات قائم کیے اور ان کے تحت ایک سو پندرہ

احادیث کو اکٹھا کر دیا۔ ان احادیث کے انتخاب میں علومِ حدیث کے جس پختہ ذوق اور صحت و استناد کا لحاظ رکھا گیا ہے اس کے باعث اس کتاب کی علمی، تحقیقی اور استنادی حیثیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

اسلامی معاشرت کے اسالیب سکھانے کے لیے پہلے ایک حدیث کے عربی متن کو پیش کیا گیا۔ بعدازاں اس کا رواں، سلیس اور شگفتہ ترجمہ کیا گیا، پھر مطالب حدیث کو بھی ایسے دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ ایک مومن صادق کی فطرتِ صالحہ خود بخود اس تعلیم کو قبول کرنے پر آمادہ دکھائی دیتی ہے۔

اُردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد اور مستند کام ہے۔ ہر چند یہ کتاب بچوں کی تعمیرِ سیرت اور صالح تربیت کے نقطۂ نظر سے ترتیب دی گئی ہے مگر اس سے بڑی عمر کی خواتین و حضرات بھی یکساں طور پر استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی مفید تحریر کا دنیا کی مختلف زبانوں میں جلد از جلد ترجمہ بھی ہونا چاہیے تا کہ ہر ملک اور زبان کے جاننے والے مسلمان بچے اس ذخیرۂ علمی سے مستفید ہو سکیں۔

''دارالسلام'' نے اس کتاب کو اپنے روایتی ذوقِ طباعت کے ساتھ آراستہ کر کے شائع کیا ہے۔ کتاب کی موجودہ تزئین و آرائش بچوں میں جہاں احساسِ جمال کی پرورش کا ذریعہ بنے گی، وہاں ان شاء اللہ ان کے ذہنی انقلاب کا ذریعہ بھی ثابت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اسلامی معاشرت کی عملی تشکیل کا ذریعہ اور بچوں کی صالح تربیت کے لیے بہترین سامان بنائے۔ آمین

پروفیسر عبدالجبار شاکر

بیت الحکمت، لاہور

عرضِ مؤلف

زیرِ نظر کتاب منتخب احادیث کا ایک گل دستہ ہے ان احادیث کا زیادہ تر تعلق آدابِ زندگی، یعنی معاشرت سے ہے۔ اسی لیے اسے ''اسلامی آدابِ معاشرت'' کا نام دیا گیا ہے۔

اس میں درج ذیل باتوں کا خصوصی التزام کیا گیا ہے:

- ابتدا میں حدیث کے مختصر جملے نقل کیے گئے ہیں حتی کہ کوئی لمبی حدیث ہے، تو اسے بھی کئی جملوں اور کئی عنوانات میں بیان کیا گیا ہے تاکہ یہ جملے بچے آسانی کے ساتھ حفظ یا ذہن نشین کر سکیں۔
- صرف وہی احادیث نقل کی گئی ہیں جو سنداً صحیح ہیں، غیر صحیح احادیث سے اجتناب کیا گیا ہے۔
- احادیث کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں حتی کہ جو احادیث تشریحات کے ضمن میں آئی ہیں وہ بھی بے حوالہ نہیں ہیں۔
- تشریح و توضیح میں طوالت سے کام لیا گیا ہے نہ بالکل اختصار سے بلکہ ان کے بین بین صورت اختیار کی گئی ہے۔
- یہ احادیث مع تشریحات و توضیح، قریب البلوغ بچوں کی ذہنی استعداد و صلاحیت اور ان کی شرعی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہیں۔ تاہم بالغ خواتین و حضرات بھی اس سے یکساں طور پر پوری طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
- یہ کتاب نویں، دسویں کے طلبا و طالبات، فہمِ قرآن کے کورسوں میں شامل ہونے والے افراد اور لڑکیوں کے اُن مدارسِ دینیہ کے نصاب میں بھی شامل کی جا سکتی ہے جنھوں نے

عرضِ مؤلف

بچیوں کے لیے مختصر اسلامی کورس مرتب کیے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب کے لیے مفید، صحیح رہنمائی کا ذریعہ اور مصنف و ناشر، جملہ معاونین اور سب استفادہ کرنے والوں کے لیے اخروی نجات کا باعث بنائے۔ ع

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد!

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبۂ تحقیق وتالیف

دارالسلام، لاہور

باب : 1

اسلامی آداب

حدیث 1:

فہمِ دین، سب سے بڑی نعمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ»

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''[1]

دین پورے نظامِ زندگی کا نام ہے جس میں تجارت ومعیشت بھی ہے اور سیاست ومعاشرت بھی، اخلاقیات بھی ہیں اور معاملات بھی، حقوق وفرائضِ انسانی کی تفصیلات بھی ہیں اور روح و باطن کی تسکین واصلاح کے لیے عبادات کا سلسلہ بھی۔ جب ایک انسان کو تمام معاملات میں وحیِ الٰہی کی روشنی نصیب ہو جاتی ہے تو پھر اس کا ہر قدم صحیح سمت میں اٹھتا ہے۔ اس کا زاویۂ فکر کجی سے محفوظ اور شاہراہِ زندگی کے تمام سنگ ہائے میل اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔ وہ اخلاق وکردار کے اس سانچے میں ڈھل جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اس کی داخلی وخارجی زندگی پر کسی زیغ وضلال کا سایہ نہیں پڑتا۔ وہ ایک امن پسند شہری، ایک دیانت دار تاجر اور ایک عادل حکمران ہوتا ہے۔ ایک کامیاب شوہر، خیر خواہ باپ اور غم خوار دوست ہوتا ہے۔ غرض وہ معاشرے میں جس حیثیت کا بھی حامل ہوتا ہے، اسے خیر وخوبی کے ساتھ نبھانے والا ہوتا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، الزکاۃ، باب النھی عن المسألۃ، حدیث: 1037

انسان میں مذکورہ خوبیاں کس چیز سے پیدا ہوتی ہیں؟ دینِ اسلام کی تعلیمات کو سمجھنے اور انھیں عملاً اپنانے سے۔ جسے دین کی سمجھ حاصل ہوگئی، حلال وحرام کا امتیاز اس کے سامنے واضح ہوگیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حلال راستے کا تعین کر کے اسے اختیار کرلیا اور حرام سے دامن کشاں رہا، نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کو بھی اپنی زندگی کے معمولات کا ایک حصہ بنالیا تو سمجھ لو کہ وہ دین و دنیا کی سعادتوں کا امین بن گیا، ہلاکت وبربادی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرنے سے بچ گیا، جہنم کے گڑھے سے نکل گیا اور جنت کی ابدی راحتوں اور لازوال نعمتوں کا مستحق قرار پاگیا، اس لیے بھلائی، دولت کے ڈھیر میں نہیں ہے، وزارت وصدارت اور گورنری کے منصب میں نہیں ہے، سر بفلک عمارتوں اور خوش نما کوٹھیوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف دین کی سمجھ حاصل ہو جانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو اپنے دین یعنی دینِ اسلام کی سمجھ دے دی اور اسے عملاً اپنانے کی توفیق سے نواز دیا، یقیناً اس کو اس نے بھلائیوں سے مالا مال کردیا۔ جَعَلَنَا اللّٰه مِنۡهُم۔

حدیث نمبر 2

دین، ایک جذبۂ خیر سگالی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ»

''دین خیر خواہی کا نام ہے۔''①

نبیٔ کریم ﷺ کا یہ فرمان ایسے ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

«اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ»

''حج، عرفے کا نام ہے۔''②

یعنی عرفات میں وقوف حج کا اہم ترین رکن ہے اور اس کے بغیر حج صحیح نہیں۔ اسی طرح خیر خواہی دین کا اہم ترین فریضہ ہے، جس شخص کے اندر خیر خواہی کا جذبہ نہیں، اس کا دین خام ہے۔

حدیث میں اس کی مزید تفصیل بیان ہوئی ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''لِمَنْ'' کس کی خیر خواہی کرنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی۔''

اللہ کی خیر خواہی کا مطلب، اس پر ایمان لانا، اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرنا اور

① صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، حديث : 55

② مسند أحمد: 309/4، وصحيح الجامع الصغير، حديث:3172

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ اس میں دراصل انسان کی اپنی خیر خواہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو کسی بھی ناصح کی خیر خواہی کا محتاج نہیں۔

کتاب اللہ کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا کلام اور اسی کی طرف سے نازل شدہ سمجھا جائے۔ اس کی تلاوت' اس پر عمل کا التزام اور اس میں لفظی ومعنوی تحریف سے اجتناب کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی خیر خواہی آپ کی رسالت کی تصدیق، آپ کے احکام کی اطاعت اور آپ کی سنت وشریعت کا اتباع کرنا ہے۔

امراء وحکام کی خیر خواہی یہ ہے کہ حق باتوں میں ان کے ساتھ تعاون کیا جائے اور معصیت کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں ان کی اطاعت کی جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ان کو سیدھا رکھنے کی سعی کی جائے اور ان کے خلاف خروج وبغاوت سے گریز کیا جائے اِلَّا یہ کہ ان سے کفریہ عقائد یا اعمال کا اظہار ہو۔

اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کو بھی ایسے مشورے دیے جائیں جن میں ان کی بھلائی ہو اور ان کے لیے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی کی بڑی اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لیتے وقت جن باتوں کی تاکید فرمایا کرتے تھے، ان میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا بھی شامل ہوتا تھا۔ جیسے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے، زکاۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

علاوہ ازیں قرآنِ مجید میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾

''سب مومن آپس میں بھائی ہیں۔''[1]

اور حدیث میں فرمایا گیا ہے:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''[2]

تو اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ ایسا ہی برادرانہ، ہمدردانہ اور خیر خواہانہ معاملہ کیا جائے جیسا وہ دوسروں سے اپنے لیے چاہتا ہے۔

اگر مسلمان اس سبق کو اچھی طرح یاد کرلیں اور اسے اپنی عملی زندگی میں اپنالیں تو یقیناً کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ دھوکا اور فریب نہ کرے گا اور نہ کوئی ایسا رویہ اختیار کرے گا جس سے دوسرے مسلمان کو دکھ یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

---

[1] الحجرات 10:49

[2] صحيح البخاری، الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه ...... ، حديث : 13، و صحيح مسلم، الإيمان، باب الدليل على أن من خصال الإيمان...... ، حديث :45

حدیث: 3

پیغامِ اخوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»

''آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔''[1]

یہ نبیٔ کریم ﷺ کی بڑی اہم حدیث ہے، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہیں لاؤ گے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اپنا لو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں کثرت سے سلام کرنا اور اسے پھیلانا باہمی محبت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور مومنوں کے درمیان باہمی محبت ایمان کی علامت ہے جو جنت میں جانے کی واحد بنیاد ہے۔ سلام کے مختصر احکام حسب ذیل ہیں:

- سلام شناسا اور غیر شناسا ہر مسلمان کو کیا جائے۔
- سوار، پیدل چلنے والے کو، چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے افراد زیادہ افراد کو سلام کریں۔

---

[1] صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان أنه لا يدخل الجنة ...... ، حديث: 54

- گھر میں آتے جاتے بیوی بچوں کو، اسی طرح مجلس میں آتے اور جاتے دونوں صورتوں میں سلام کیا جائے۔
- یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے، ان کے سلام کے جواب میں صرف وَعَلَیْکُم کہا جائے۔
- جہاں فتنے کا اندیشہ نہ ہو وہاں عورت مرد کو اور مرد عورت کو سلام کر سکتا ہے۔
- دو روٹھے ہوئے دوست، رشتے دار اور بھائی بند، ان میں سے جو سلام میں پہل کرے گا، وہ فضیلت کا مستحق ہوگا۔
- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے جواب میں وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کے جواب میں وَبَرَکَاتُہٗ کا اضافہ کرنا مستحب ہے۔ تاہم وَبَرَکَاتُہٗ کے بعد وَمَغْفِرَتُہٗ کا اضافہ بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔[1]
- سلام کے لیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے الفاظ کی جگہ، آداب عرض، نمستے، شب بخیر یا گڈ مارننگ وغیرہ کے الفاظ قطعًا استعمال نہ کیے جائیں۔ جو معنوی جامعیت، وسعت اور گہرائی اسلام کے بتلائے ہوئے الفاظ میں ہے وہ کسی اور لفظ میں ہرگز نہیں، نہ اس میں کوئی اجر و ثواب ہے، بلکہ گناہ کا باعث ہے۔

[1] التاریخ الکبیر للبخاری 1-1-330، وصححه الألبانی فی الصحیحة، رقم الحدیث: 1449